رہنے والی سیاسی وفوجی قیادت کی بدانتظامی اور بدعنوانی کی بنا پر، ہم قدرت کی ان وافر نعمتوں سے درست طور پر استفادہ کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ اس صورت حال پر ہر صاحب دل فطری طور پر پریشان ہے۔ حامد سلطان تجارت وصنعت سے وابستہ ہیں۔ وہ اپنے کامیاب کاروباری تجربات کی روشنی میں بجا طور پر یہ سمجھتے ہیں کہ اس خراب صورت حال کی اصل وجہ بدانتظامی اور بددیانتی ہے ورنہ جب ایک عام کاروباری یونٹ حسن انتظام کی بنا پر نفع آور ہوسکتا ہے تو آخر پاکستان جیسا قدرتی وسائل سے مالا مال ملک اقتصادی طور پر بدحالی کا شکار کیوں ہو۔

حامد سلطان معاشیات یا سیاسیات کے ماہر نہیں ہیں، تاہم ایک کامیاب کاروباری منتظم کی حیثیت سے اپنے کاروبار کے ساتھ ساتھ، وہ بہت سے مقامی، ملکی اور بین الاقوامی برآمدی کاروباری اداروں اور کمپنیوں سے متعلق بھی رہے ہیں۔ یوں انھیں پاکستان کے علاوہ بیرون ملک بھی معیشت اور صنعت وتجارت کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا ہے۔ ان کی یہ کتاب ان کے ذاتی مشاہدات اور تاثرات پر مبنی ۲۵ مضامین پر مشتمل ہے جو انھوں نے اخبارات کے لیے تحریر کیے ہیں۔ ہر مضمون کسی خاص خبر یا واقعے کو بنیاد بنا کر تحریر کیا گیا ہے۔ بیشتر مضامین میں تاثرات و دلائل کی تکرار کا احساس ہوتا ہے۔ مصنف نے اپنے دلائل کے حق میں آیات قرآنی اور احادیث کا بھی وقتاً فوقتاً حوالہ دیا ہے۔ مختصراً ان دلائل کا احاطہ کیا جائے تو خود مصنف کے الفاظ میں یوں کہا جا سکتا ہے کہ ''کسی بھی ملک کی معاشی ترقی کا پیمانہ وہاں کا سیاسی کلچر ہوتا ہے۔ ہمارے یہاں اس کلچر نے حلقہ بندیوں کی بنیاد پر سرمایہ داروں، جاگیروں اور اسمگلروں، حرام خوروں، ابن الوقتوں، موقع پرستوں اور منافقوں کے مفادات کا پورا پورا تحفظ کیا ہے'' (ص ۴۳)۔ چنانچہ پاکستانی قوم کو درپیش مسائل کی اصل وجہ سیاست میں جاگیرداروں اور بڑے سرمایہ داروں کی اجارہ داری اور نتیجتاً حکومتی سطح پر بدانتظامی و بدعنوانی ہے۔ اس صورت حال کا حقیقی مداوا اسی وقت ممکن ہے جب ملکی سیاست وحکومت کی باگ ڈور واقعی ایسی قیادت کے ہاتھ میں ہو جو حسن انتظام اور امانت ودیانت کے احساس کے ساتھ قومی وسائل کو اس طرح استعمال کرے کہ ملک ترقی کی راہ پر گامزن ہو اور عام آدمی کی اقتصادی صورت حال بھی بہتر ہو۔

عمدہ سرورق کے ساتھ شائع شدہ یہ کتاب سادہ انداز میں ایک محبّ وطن پاکستانی تاجر کے خیالات پر مشتمل ہے۔ یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ زیرنظر مضامین عام پاکستانی کی ترجمانی کرتے ہیں۔ مضامین کے ساتھ ان کی تاریخ اشاعت بھی درج کرنا مفید ہوتا۔ (خالد رحمٰن)

**محمد اور قرآن**، ڈاکٹر رفیق زکریا۔ ناشر: فکشن ہاؤس، ۱۸ مزنگ روڈ، لاہور۔ صفحات: ۴۳۲۔ قیمت: ۲۰۰ روپے۔